

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ

تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالی گئی ہو، تم بھلائیوں کا حکم دیتی ہو، برائیوں سے روکتی اور اللہ پر ایمان رکھتی ہو۔ (سورہ آل عمران ۱۱۰:۳)
دعوت دینے اور رہنمائی کرنے کی فضیلت
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

نَصَرَ اللَّهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ

حَتَّى يَبْلُغَهُ غَيْرُهُ فَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلٍ فِقْهِهِ لَيْسَ بِفِقْهِهِ

اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جو ہم سے حدیث سنے پھر اسے یاد کرے یہاں تک کہ اسے دوسروں تک پہنچا دے، اور کتنے ہی حدیث یاد کرنے والے حدیث پہنچاتے ہیں ان کے پاس جو ان سے زیادہ سمجھدار ہوتے ہیں اور کتنے حدیث یاد کرنے والے فہم حدیث سے واقف نہیں ہوتے۔
(ترمذی، صحیح الجامع: ۶۷۳۰)
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ

جو کسی خیر پر رہنمائی کرے تو اس کیلئے اس کے کرنے والے کے برابر اجر ہے۔
(احمد، مسلم، ابوداؤد، ترمذی: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۶۲۳۹)

قول کا عمل کے مخالف ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اتَّامُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ

وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کو بھی پڑھتے ہو تو کیا تم سمجھتے نہیں۔ (البقرہ: ۴۴)
اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو جسے تم خود نہیں کرتے، تم جو کرتے نہیں اس کا کہنا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند ہے۔
(القہف: ۶-۳)
اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا

يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

فَيُلْقَى فِي النَّارِ فَيَتَدَلَّقُ أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ

فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاهُ

فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُولُونَ أَيُّ فَلَانٍ مَا شَأْنُكَ

أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ

قَالَ كُنْتُ أَمْرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ

ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور جہنم میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی آنتیں جہنم میں باہر نکل آئے گی پس وہ چکر لگائے گا جس طرح گدھا چکر لگاتا ہے تو جہنمی اس پر اکٹھا ہو جائیں گے اور کہیں گے، اے فلاں! تمہارا کیا معاملہ ہے؟ کیا تم ہمیں بھلائی کا حکم نہیں دیتے تھے اور برائی سے نہیں روکتے تھے؟ وہ کہے گا: ہاں! میں تم کو بھلائی کا حکم دیتا تھا لیکن میں اسے نہیں کرتا تھا اور میں تمہیں منکر سے روکتا تھا لیکن اسے میں خود کرتا تھا۔ (صحیح الجامع: ۸۰۲۲)

شرعی وضع قطع کا نہ ہونا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ

لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا

یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے، اس کے لئے جو اللہ اور آخرت کے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کا زیادہ سے زیادہ ذکر کرتا ہو۔ (احزاب: ۲۱)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا

لَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ وَلَا بِالنَّصَارَى

جو ہم سے علاوہ لوگوں کی مشابہت اختیار کرے وہ ہم میں سے نہیں، لہذا تم یہود اور نصاریٰ کی مشابہت نہ اختیار کرو۔ (ترمذی: ابن عمر رضی اللہ عنہ) (حسن، صحیح الجامع: ۵۳۳۰)

داڑھی صاف کرنا

پاجامہ ٹخنہ سے نیچے لگانا

تنگ پتلون پہننا

عبادتوں میں سستی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الْمَزْمُلُ قُمْ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا

نِصْفَهُ أَوْ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا

أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا

اے کپڑے میں لپٹنے والے، رات (کے وقت نماز) میں کھڑے ہو جاؤ مگر کم، آدھی رات یا اس سے بھی کچھ کم کر لو۔ یا اس پر بڑھا دے اور قرآن کو ٹہر ٹہر کر (صاف) پڑھا کر۔ (مزمل: ۱-۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ

الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ

(ماعون: ۱۰۸-۱۰۹)

ان نمازیوں کے لئے افسوس (اور ویل نامی جگہ) ہے۔ جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اَذْهَبْ أَنْتَ وَأَخُوكَ بِآيَاتِي وَلَا تَنِيَا فِي ذِكْرِي

(طہ: ۴۰: ۴۲)

اب تو اپنے بھائی سمیت میری نشانیاں ہمراہ لئے ہوئے جا اور خبردار میرے ذکر میں سستی نہ کرنا۔
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

إِقْرُوا الْقُرْآنَ وَاعْمَلُوا بِهِ

وَلَا تَجْفُوا عَنْهُ وَلَا تَغْلُوا فِيهِ وَلَا تَأْكُلُوا بِهِ وَلَا تَسْتَكْثِرُوا بِهِ

تم قرآن پڑھو اور اسی کے مطابق عمل کرو، اس کی تلاوت سے دور نہ ہونا، اور نہ اس میں غلو کرو، اور نہ اس سے کھاؤ (کمائی کا ذکر لیتے نہ بناؤ) اور نہ مال بڑھانے کا ذکر لیتے بناؤ۔
(احمد، طبرانی، مسند احمد، شعب الایمان للبیہقی، عبد الرحمن بن ثعلب) (صحیح الجامع: ۱۱۸)

کمائی اور معاملات میں خرابی

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

(مومنون: ۲۳: ۵۱)

اے پیغمبرو! حلال چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو تم جو کچھ کر رہے ہو اس سے میں بخوبی واقف ہوں۔
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

أَتَدْرُونَ مَا الْمُفْلِسُ

قَالُوا الْمُفْلِسُ فِينَا مَنْ لَا دِرْهَمَ لَهُ وَلَا مَتَاعَ

فَقَالَ إِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ أُمَّتِي

يَأْتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِصَلَاةٍ وَصِيَامٍ وَزَكَاةٍ

وَيَأْتِي قَدْ شَتَمَ هَذَا وَقَذَفَ هَذَا

وَأَكَلَ مَالَ هَذَا وَسَفَكَ دَمَ هَذَا وَضَرَبَ هَذَا

فَيُعْطَى هَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ وَهَذَا مِنْ حَسَنَاتِهِ

فَإِنْ فَبِئَتْ حَسَنَاتُهُ قَبْلَ أَنْ يُقْضَى مَا عَلَيْهِ

أُخِذَ مِنْ خَطَايَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِي النَّارِ

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے کہا: ہم میں مفلس وہ ہے جس کے پاس نہ درہم ہو اور نہ ہی کوئی سامان۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ میری امت کا مفلس وہ ہے جو قیامت میں نماز، روزہ اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا لیکن ساتھ ساتھ اسے بھی لائے گا کہ کبھی اسے گالی دی ہوگی اور اس پر تہمت لگایا ہوگا، اس کا مال کھایا ہوگا اور اس کا خون بہایا ہوگا اور اسے مارا ہوگا، تو اسے اس کی نیکیوں میں سے دے دیا جائے گا اور اسے بھی اس کی نیکیوں میں سے دیا جائے گا پس اگر اس کی نیکیاں اس کا فیصلہ ہونے سے پہلے ختم ہو جائے گی تو ان کے گناہوں سے (اسے) دے دیا جائے گا پھر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔
(احمد، ترمذی، ابودریغہ) (صحیح الجامع: ۸۷)

دین کے بارے میں بلا علم بات کرنا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ
هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ
إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ
مَتَاعٌ قَلِيلٌ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو۔ جان لو کہ اللہ پر بہتان بازی کرنے والے کامیاب نہیں ہوتے۔ انہیں بہت معمولی فائدہ ملتا ہے اور ان کے لئے ہی دردناک عذاب ہے۔

(سورہ نحل: ۱۱۶-۱۱۷)

شععی رحمہ اللہ کہتے ہیں، ابو بکر رضی اللہ عنہ کہتے تھے

أَيُّ سَمَاءٍ تَظْلُنِي وَأَيُّ أَرْضٍ تُقْلِنِي
إِذَا قُلْتُ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا لَا أَعْلَمُ

مجھے کون سا آسمان سایہ دے گا اور مجھے کون سی زمین پناہ دے گی۔ جب میں اللہ کی کتاب کے بارے میں وہ بات کہوں جو میں نہیں جانتا ہوں۔
(ابن ابی شیبہ فی المصنف: فضائل القرآن: من کرہ ان یفسر القرآن)

بلارہنمائی علم حاصل کرنا اور علماء سے علم لینے کو ترک کر دینا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أَعْطَا كُمُوهُ إِنْتِزَاعًا
وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ بِعِلْمِهِمْ

فَيَقْبِ نَاسٌ جُهَالٌ يُسْتَفْتَوْنَ فَيُفْتَوْنَ بِرَأْيِهِمْ فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ

اللہ تعالیٰ نے جو علم تم کو دیا ہے دینے کے بعد یک بیک وہ تم سے نہیں چھینے گا بلکہ وہ اہل علم کو دنیا سے ان کے علم کے ساتھ ختم کر دے گا، اور صرف جاہل لوگ ہی باقی بچیں گے جن سے فتوے پوچھے جائیں گے پھر وہ اپنی سمجھ اور رائے کے اعتبار سے فتوے دیں گے، خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

(بخاری: الاعتصام بالكتاب والسنة: ۳۰۷، مسلم: العلم ۴۸۲۸، ۴۸۲۹، لفظ بخاری کے ہیں) (صحیح الجامع: ۱۸۵۴)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

وِثْلَاثٌ مُهْلِكَاتٌ هَوَى مُتَّبِعٌ وَشُحُّ مَطَاعٌ وَاعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں، خواہشات کی پیروی کرنا، لالچ و حرص کے تابع ہو جانا اور آدمی کا اپنے آپ کو باعث فخر سمجھنا۔

(ابو اسحاق فی التوبخ، مسند طرابلسی: انس رضی اللہ عنہ) (حسن، صحیح الجامع: ۳۰۳۹)

مسروق کہتے ہیں

كَفَى بِالْمَرْءِ عِلْمًا أَنْ يَخْشَى اللَّهَ

وَكَفَى بِالْمَرْءِ جَهْلًا أَنْ يُعْجَبَ بِعِلْمِهِ .

آدمی کے علم کے لئے کافی ہے کہ وہ اللہ سے ڈرے، اور آدمی کے جاہل ہونے کے لئے کافی ہے کہ وہ اپنے علم کے ذریعہ گھمنڈ میں مبتلا ہو۔

(سنن الدارمی: خواہشات سے بچنے کے بیان میں: ۳۳۰)

دنیا کی اصلاح کی کوشش کی جائے دنیا والوں کے اخلاق سے اعراض کریں

سلمان رضی اللہ عنہ نے ابوذر داء رضی اللہ عنہ سے کہا:

إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا
وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا
فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ
فَأَتَى (أَيُّ أَبُو الدَّرْدَاءِ) النَّبِيَّ (فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ
فَقَالَ النَّبِيُّ (صَدَقَ سَلْمَانُ

بیشک تمہارے رب کا تم پر حق ہے، تمہاری جان کا تم پر حق ہے اور تمہارے گھر والوں کا تم پر حق ہے پس ہر حق والے کو اس کا حق دو۔ اس کے بعد ابوذر داء رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور ان سے اس کا ذکر کیا۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: سلمان نے سچ کہا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا
اے ایمان والو! تم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو (جہنم کی) آگ سے بچاؤ۔
علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ نے قول ”“ کی تفسیر کرتے ہوئے کہتے ہیں
عَلِّمُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ الْخَيْرَ
تم اپنے آپ کو اور تمہارے گھر والوں کو خیر سکھاؤ۔
(امام ذہبی تلخیص میں کہتے ہیں: یہ بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے) (حاکم: ۳۸۲۶)

رحم و نرمی کو چھوڑ کے بات میں سختی اختیار کرنا
اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا:

إِذْهَبَا إِلَىٰ فِرْعَوْنَ إِنَّهُ طَغَىٰ فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ
تم دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اس نے سرکشی کیا ہے، پس تم دونوں اس سے نرم بات کہو تاکہ وہ نصیحت حاصل کرے یا ڈرے۔ (طہ: ۲۴-۲۳)
اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيءِ
مؤمن بہت زیادہ طعنہ دینے والا، بہت زیادہ لعنت کرنے والا، فحش بات کرنے والا اور سخت بات کرنے والا نہیں ہوتا۔
(احمد، الادب المفرد، ابن حبان، حاکم: ابن مسعود رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۵۳۸۱)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا

مَا كَانَ الْفُحْشُ فِي شَيْءٍ إِلَّا شَانَهُ
وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِي شَيْءٍ إِلَّا زَانَهُ

فحاشی ہر چیز کو عیب دار بناتی ہے، اور حیا ہر چیز کو زینت دیتی ہے۔ (ترمذی) (صحیح الجامع: ۵۶۵۵)

سمجھنے سمجھانے کا طور طریقہ ترک کر کے لڑائی جھگڑے اور مناظرہ کا طریقہ اختیار کر لینا
اللہ تعالیٰ نے فرمایا

أُدْعُ إِلَى سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحُكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ

وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ

آپ اپنے رب کے راستہ کی طرف لوگوں کو حکمت کے ساتھ اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے، اور ان سے بہترین طریقہ سے گفتگو کیجئے۔ بیشک آپ کا رب ہدایت یافتہ لوگوں کو جانتا ہے اور وہ گمراہوں کو بھی جاننے والا ہے۔ (نحل: ۱۶-۱۷)

امام اوزاعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِقَوْمٍ شَرًّا أَلْزَمَهُمُ الْجَدَلَ وَمَنْعَهُمُ الْعَمَلَ

جب اللہ کسی قوم کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو ان میں لڑائی جھگڑے کو لازم کر دیتا ہے اور ان سے عمل کو روک دیتا ہے۔ (بیچہ المجلس ۲/۳۳۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ وَلِيُمارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ

وَيُضَرِّفَ بِهِ وُجُوهُ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللَّهُ جَهَنَّمَ

جو اس مقصد سے علم حاصل کرے کہ علماء کی برابری کرے یا جاہلوں کے ساتھ جھجکا بازی کرے یا لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں داخل کرے گا۔ (ترمذی: کعب بن مالک رضی اللہ عنہ) (حسن: صحیح الجامع: ۲۳۸۳)

بے صبر ہونا یا کم صبر رکھنا اور کافر وغیرہ کہنے میں جلدی کرنا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ

وَلَا تَسْتَوِ الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ

إِذْ فَعَّ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ

وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا وَمَا يُلْقَاهَا إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ

اس سے اچھی بات کس کی ہو سکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ بھلائی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی تو معاملہ کا بہترین طریقہ سے دفاع کرو اس وقت تمہارے اور اس کے درمیان جو دشمنی ہے وہ ایسے ہو جائے گی گویا کہ وہ گہرا دوست ہے۔ اور اسے نہیں پاسکتے مگر وہی جن لوگوں نے صبر کیا اور اسے وہی لوگ پائیں گے جو بڑے حصہ والے ہیں۔ (نصرت: ۳۱-۳۲-۳۵)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

أَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِأَخِيهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهَا أَحَدَهُمَا

جس نے بھی کسی مسلمان کو اے کافر کہا تو ان دونوں میں سے کسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔

اور مسلم میں اتنا اضافہ ہے

إِنْ كَانَ كَمَا قَالَ وَإِلَّا رَجَعَتْ عَلَيْهِ

اگر وہ ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا ورنہ اس کی طرف لوٹ آتی ہے۔

(بخاری، کتاب الادب: اس شخص کا بیان جس نے اپنے بھائی کو بلا کسی تاویل کے کافریا پچھو اور کہا: ۶۱۰۴، مسلم: اس شخص کے ایمان کا حال جو اپنے مسلم بھائی کو کافر کہے: ۹۲)

اور ایک روایت میں ہے

إِنْ كَانَ كَافِرًا وَلَا كَفَرَ بِتَكْفِيرِهِ

اگر وہ کافر ہے جسے کافر کہا گیا ورنہ کہنے والا کافر ہو جاتا ہے اسے کافر کہنے کی وجہ سے۔

(ابن حبان) (صحیح لئیر: ۵، صحیح الترغیب: ۲۷۷۵)

آپسی اختلافات کا ہونا

اللہ کے رسول ﷺ نے ابو موسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجتے وقت فرمایا

يَسْرًا وَلَا تُعْصِرَا وَبَشْرًا وَلَا تُنْفِرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا

تم دونوں آسانی کرنا سختی نہ کرنا، خوشخبری دینا لوگوں کو تنگ نہ کرنا اور آپسی اتحاد اور سمجھداری سے کام کرنا اختلاف نہ کرنا۔ (احمد، متفق علیہ: ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ) (صحیح الجامع: ۸۰۸۷)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ أَيْسَ

أَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّونَ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ

وَلَكِنْ فِي التَّحْرِيشِ بَيْنَهُمْ

بیشک شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ نمازی جزیرہ عرب میں اس کی عبادت کریں لیکن ان کے درمیان اختلاف اور لڑائی جھگڑنے ڈالنے میں (وہ کوشش کر سکتا)

(احمد، مسلم: ۵۰۳۰، ترمذی: جابر رضی اللہ عنہ) (حسن، صحیح الجامع: ۱۶۵۱)

ہے۔